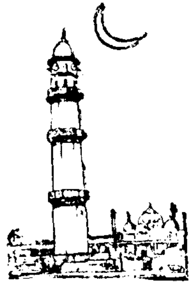
تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا

بیان



شائع کردہ

دار التجلید

اردو بازار - لاہور

۱۴۰ ملکانی محل - فریئر روڈ - پوسٹ بکس ۲۱۵ کراچی ۲

تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ

کا

بیان

ذیل میں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کا وہ بیان درج کیا جاتا ہے جو تحقیقاتی عدالت میں بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ جنوری ۱۹۵۴ء بصورت شہادت قلمبند ہوا۔ اصل بیان املاء کردہ عدالت عالیہ انگریزی میں ہے اور ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ (ناشر)

بجواب سوالات عدالت بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء

سوال:۔ کیا وہ تحریری بیان جو ۲۲ جولائی ۱۹۵۳ء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس عدالت میں پیش کیا گیا اور جس کی تصدیق مرزا عزیز احمد نے کی اور جس پر مسٹر بشیر احمد، مسٹر اسد اللہ خاں اور مسٹر غلام مرتضیٰ کے دستخط ہیں، وہ صحیح طور پر

آپ کی جماعت کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔ ایسی امکانی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے جو سہواً رہ گئی ہو۔

سوال:۔ تحقیقاتی عدالت نے آپ کی انجمن سے کچھ سوالات پوچھے تھے جن کا جواب اگزبٹ نمبر ۳۲۲ کی صورت میں موجود ہے کیا یہ جواب بھی صحیح طور پر آپ کی جماعت کے نظریات کی ترجمانی کرتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں یہ جواب مجھے دکھایا گیا تھا۔ اور یہ میری جماعت کے نظریات کی صحیح طور پر ترجمانی کرتا ہے لیکن اس دستاویز کے بارہ میں بھی کسی امکانی سہو نظر کے متعلق وہی رعایت ملحوظ رکھی جانی چاہیئے۔

سوال:۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے بیان کے جواب میں بھی اس عدالت کے سامنے ایک بیان دستاویز ۳۲۳ پیش کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے اس بیان کو دیکھا تھا؟

جواب:۔ یہ بیان مجھ سے مشورہ لینے کے بعد تیار کیا گیا تھا۔ اور غالباً میں نے اس کو پڑھا بھی تھا۔ اس کے متعلق بھی وہی رعایت مدنظر رکھتے ہوئے جس کا میں نے دوسری دستاویزات کے متعلق ذکر کیا ہے یہ سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ یہ اس جماعت کے نظریات کی ترجمانی کرتا ہے جس کا میں امیر ہوں۔

سوال:۔ رسول کون ہوتا ہے؟

جواب:۔ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے کسی خاص مقصد کے لئے انسانوں کی راہ نمائی کی غرض سے مامور کیا ہو۔

سوال:۔ کیا نبی اور رسول میں کوئی فرق ہے؟

جواب:۔ صفات کے لحاظ سے دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ وہی شخص اس لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغام لاتا ہے رسول کہلائیگا۔ لیکن ان لوگوں کے لحاظ سے جن کی طرف وہ خدائی پیغام لاتا ہے وہ نبی کہلائیگا۔ اس طرح وہی ایک

شخص رسول بھی ہوگا اور نبی بھی۔
سوال:۔ آپ کے نزدیک آدم سے لیکر اتبک کتنے رسول یا نبی گذرے ہیں؟
جواب:۔ غالبًا اس بارہ میں کوئی بات قطعی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ احادیث میں ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بیان ہوئی ہے۔
سوال:۔ کیا آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسےؑ اور عیسےؑ رسول تھے؟
جواب:۔ آدمؑ کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کو بعض لوگ صرف نبی تقین کرتے ہیں اور رسول نہیں سمجھتے۔ مگر میرے نزدیک یہ سب رسول بھی تھے اور نبی بھی۔
سوال:۔ ولی کس کو کہتے ہیں؟
جواب:۔ وہ جو اللہ تعالےٰ کو محبوب ہوتا ہے۔
سوال:۔ اور محدّث کون ہوتا ہے؟
جواب:۔ وہ جس سے اللہ کلام کرتا ہے۔
سوال:۔ اور مجدّد کس کو کہتے ہیں؟
جواب:۔ وہ جو اصلاح اور تجدید کرتا ہے۔ محدث ہی کا دوسرا نام مجدد ہے۔
سوال:۔ کیا ولی۔ محدّث یا مجدّد کو وحی ہو سکتی ہے؟
جواب:۔ جی ہاں۔
سوال:۔ ان پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟
جواب:۔ وحی کے معنے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو وحی پانیوالے پر مختلف طریق سے نازل ہو سکتا ہے۔ وحی کے نازل ہونے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جس پر وحی نازل ہوتی ہے اسکے سامنے ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ جس شخص پر وحی نازل ہوتی ہے وہ بعض الفاظ سنتا ہے لیکن کلام کرنیوالے کو نہیں دیکھتا۔ وحی کا تیسرا طریق من وراء حجاب ہے (پردے کے پیچھے سے) یعنی رؤیا کے ذریعہ سے۔

سوال :- کیا فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل کسی ولی محدث یا مجدد پر وحی لا سکتے ہیں؟
جواب :- جی ہاں ۔ بلکہ متذکرہ بالا اشخاص کے علاوہ دیگر افراد پر بھی ۔
سوال :- ایک ولی محدث یا مجدد پر نازل ہونیوالی وحی کا کیا موضوع ہو سکتا ہے ؟
جواب :- جس پر وحی نازل ہوتی ہو اسکے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار یا آئندہ آنیوالے واقعات کی خبر یا کسی پہلی نازل شدہ کتاب کے متن کی وضاحت ۔
سوال :- کیا ہمارے نبی کریمؐ پر صرف جبرائیل کے ذریعہ ہی وحی نازل ہوتی تھی ؟
جواب :- یہ درست نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر وحی حضرت جبرائیل ہی لاتے تھے ۔ ہاں یہ درست ہے کہ وحی خواہ ایک نبی یا ولی یا محدث یا مجدد پر نازل ہو وہ حضرت جبرائیل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے ۔
سوال :- وحی اور الہام میں کیا فرق ہے ؟ جواب :- کوئی فرق نہیں ۔
سوال :- کیا مرزا غلام احمد صاحب پر حضرت جبرائیل وحی لاتے تھے ؟
جواب :- میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر وحی حضرت جبرائیل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے حضرت مرزا صاحب کے ایک الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرائیل ایک دفعہ ان پر نظر آنیوالی صورت میں ظاہر ہوئے تھے ۔
سوال :- کیا مرزا صاحب اصطلاحی (dogmatic) معنوں میں نبی تھے ؟
جواب :- میں نبی کی کوئی اصطلاحی (Dogmatic) تعریف نہیں جانتا میں اس شخص کو نبی سمجھتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی کہا ہو ۔
سوال :- کیا اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نبی کہا ہے ؟ جواب :- جی ہاں ۔
سوال :- مرزا صاحب نے پہلی مرتبہ کب کہا کہ وہ نبی ہیں مہربانی فرما کر اس کی تاریخ تبلائیے ؟ اور اس بارہ میں ان کی کسی تحریر کا حوالہ دیجئے ۔؟
جواب :- جہانتک مجھے یاد ہے انہوں نے ۱۸۹۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ۔

سوال:۔ کیا ایک نبی کے ظہور سے ایک نئی امت پیدا ہوتی ہے؟ جواب:۔ جی نہیں۔
سوال:۔ کیا اس کے آنے سے ایک نئی جماعت پیدا ہوتی ہے؟ جواب:۔ جی ہاں۔
سوال:۔ کیا ایک نئے نبی پر ایمان لانا دوسرے لوگوں کے متعلق اس کے ماننے والوں کے رویہ پر اثر انداز نہیں ہوتا؟
جواب:۔ اگر تو آنیوالا نبی صاحب شریعت ہے تو اس سوال کا جواب اثبات میں ہے لیکن اگر وہ کوئی نئی شریعت نہیں لاتا۔ تو دوسروں کے متعلق اسکے ماننے والوں کے رویہ کا انحصار اس سلوک پر ہوگا جو دوسرے لوگ ان کے ساتھ کرتے ہیں۔
سوال:۔ کیا دستوری مفہوم کے لحاظ سے احمدی ایک جداگانہ کلاس نہیں ہیں؟
جواب:۔ ہم کوئی نئی امت نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں۔
سوال:۔ کیا ایک احمدی کی اولین وفاداری اپنی مملکت کے ساتھ ہوتی ہے یا کہ اپنی جماعت کے امیر کے ساتھ؟ جواب:۔ یہ بات ہمارے عقیدہ کا حصہ ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہوں اس کی حکومت کی اطاعت کریں۔
سوال:۔ کیا ۱۹۰۱ء سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب نے بار بار نہیں کہا تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اور یہ کہ ان کی وحی وحیٔ نبوت نہیں بلکہ وحیٔ ولایت ہے؟
جواب:۔ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں لکھا تھا کہ اسوقت تک ان کا یہ خیال تھا کہ ایک شخص صرف اس صورت میں ہی نبی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ انہیں بتلایا کہ نبی ہونیکے لئے شریعت کا لانا ضروری شرط نہیں ہے اور یہ کہ ایک شخص نئی شریعت لانے کے بغیر بھی نبی ہو سکتا ہے۔
سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب معصوم تھے؟
جواب:۔ اگر تو لفظ معصوم کے معنے یہ ہیں کہ نبی کبھی بھی کوئی غلطی نہیں کر سکتا تو ان معنوں کے لحاظ سے کوئی فرد بشر بھی معصوم نہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں

کے لحاظ سے معصوم نہ تھے جب معصوم کا لفظ نبی کے متعلق بولا جاتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اس شریعت کے کسی حکم کی جس کا وہ پابند ہو خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی قسم کے گناہ کا خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ مرتکب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ مکروہات کا بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ کئی نبی ایسے گذرے ہیں جو کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے وہ امور جو شریعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں انکے بارہ میں نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مثلاً دو فرق مقدمہ کے درمیان تنازعہ کے بارہ میں اس سے غلط فیصلہ کا صادر ہونا نا ممکن نہیں ہے۔

سوال:۔ آپ اس سوال کا جواب کس رنگ میں دے سکتے ہیں کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب کسی مفہوم کے مطابق معصوم تھے؟

جواب:۔ وہ ان معنوں میں معصوم تھے کہ وہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ نہیں کر سکتے تھے۔

سوال:۔ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ دوسرے انسانوں کی طرح مرزا صاحب بھی روز حساب اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہوں گے؟

جواب:۔ قیاس یہی ہے کہ انہیں اپنے اعمال کا حساب نہیں دینا پڑیگا۔ ہمارے نبی کریم نے کہا ہے کہ آپ کی امت میں کثیر التعداد ایسے لوگ ہیں جو نبی نہیں ہیں مگر وہ یوم الحساب کو حساب سے مستثنیٰ ہوں گے۔

سوال:۔ موت کے بعد انبیاء پر کیا گزرتی ہے؟ کیا وہ دوسرے انسانوں کی طرح یوم الحساب تک قبروں میں رہتے ہیں یا کہ سیدھے فردوس یا اعراف میں چلے جاتے ہیں؟

جواب:۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کہ انبیاء موت کے بعد سیدھے فردوس یا اعراف میں چلے جاتے ہیں لیکن یہ درست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر ایک خاص مقام پر پہنچا دیئے جاتے ہیں چونکہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی عام احمدیوں کی طرح نہیں بلکہ خاص سلوک کیا ہوگا۔

سوال :۔ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو منکر نکیر قبر میں اسکے پاس آتے ہیں؟
جواب :۔ منکر نکیر دو فرشتے ہیں لیکن میرا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ قبر میں مردوں سے سوالات کرنے کیلئے جسمانی صورت میں ظاہر ہوں گے۔
سوال :۔ منکر نکیر قبر میں کیوں آتے ہیں؟ جواب :۔ مرنیوالے کو اسکے گذشتہ اعمال کی خبر دینے کیلئے۔
سوال :۔ کیا آپکے خیال میں منکر نکیر مرزا غلام احمد صاحب کی قبر میں بھی آئے تھے؟
جواب :۔ میرے پاس اس بات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
سوال :۔ کیا وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو معاف کرنیکے بعد اس میں داخل کیا تھا مرزا صاحب کو بھی ورثہ میں ملا ہے؟
جواب :۔ مجھے کسی ایسی بھوری کا علم نہیں۔ قرآن کریم یا کسی صحیح حدیث میں کسی ایسے واقعہ کا ذکر نہیں۔
سوال :۔ کیا قرآن کریم میں مسیح یا مہدی کے متعلق کوئی واضح پیشگوئی موجود ہے؟
جواب :۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں نام لیکر موجود نہیں۔
سوال :۔ کیا احادیث مسیح و مہدی کے ظہور پر متفق ہیں یا نہیں؟
جواب :۔ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ کوئی مسیح ظاہر نہیں ہوگا جہاں تک مہدی کا تعلق ہے بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اور مسیح ایک ہی ہیں۔
سوال :۔ کیا تمام مسلمان متفقہ طور پر ان احادیث کو مانتے ہیں؟ جواب :۔ جی نہیں۔
سوال :۔ کیا ان احادیث سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مسیح اور مہدی دو علیحدہ شخص ہونگے؟
جواب :۔ ہاں بعض احادیث سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔
سوال :۔ ان احادیث کے مطابق جن میں مسیح اور مہدی کے ظہور کی پیشگوئی کیگئی ہے دجال کے قتل اور یاجوج و ماجوج کی تباہی کے کتنا عرصہ بعد اسرافیل اپنا پہلا صور پھونکے گا؟
جواب :۔ میں ان احادیث کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سوال:۔ کیا آپ ان احادیث کو مانتے ہیں جن میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے؟

جواب:۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے مجھے ان احادیث کی پڑتال کرنا ہوگی۔ دجال یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

سوال:۔ کیا مسیح یا مہدی کو نبی کا رتبہ حاصل ہوگا؟ جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا وہ دنیوی بادشاہ ہوں گے؟ جواب:۔ میرے نزدیک نہیں۔

سوال:۔ کیا اس مفہوم کی کوئی حدیث ہے کہ مسیح جہاد یا جزیہ کے متعلق قانون منسوخ کرے گا؟

جواب:۔ ایک حدیث جزیہ کے متعلق ہے اور دوسری حرب کے متعلق۔ ہم جزیہ کے متعلق حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور دوسری کو اس کی وضاحت سمجھتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جو الفاظ یعنی یضع حدیث میں استعمال ہوئے ہیں انکے معنے منسوخ کرنے کے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس لفظ کے معنے التواء کے ہیں۔

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح و مہدی ہونیکا دعویٰ کیا؟ جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا مسیح یا مہدی کے ظہور پر اس پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھ جاتا ہے کہ یہ دعویٰ درست ہے تو اسے ماننا اس پر فرض ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ کیا دین اسلام ایک سیاسی مذہبی نظام ہے؟

جواب:۔ یہ ایک مذہبی نظام ہے مگر اس میں کچھ سیاسی احکام بھی ہیں جو اس مذہبی نظام کا حصہ ہیں اور جن کا ماننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے احکام کا۔

سوال:۔ اس نظام میں کفار کی کیا حیثیت ہے۔

جواب:۔ کفار کو وہی حیثیت حاصل ہوگی۔ جو مسلمانوں کو۔

سوال:۔ کافر کسے کہتے ہیں؟ جواب:۔ کافر اور مومن اور مسلم نسبتی الفاظ ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہیں۔ ان کا کوئی جداگانہ معین مفہوم نہیں۔ قرآن کریم

میں کافر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے اور طاغوت کے تعلق میں بھی اسی طرح مومن کا لفظ طاغوت کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے۔

سوال:- کیا اسلامی نظام میں کفار یعنی غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون سازی اور قانون کے نفاذ میں حصہ لیں اور کیا وہ اعلیٰ انتظامی ذمہ داری کے عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں؟

جواب:- میرے نزدیک قرآن نے جس حکومت کو خالص اسلامی حکومت کہا ہے اس کا قیام موجودہ حالات میں ناممکن ہے اسلامی حکومت کی اس تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان ایک سیاسی وحدت میں منسلک ہوں مگر موجودہ حالات میں یہ صورت بالکل ناقابل عمل ہے۔

سوال:- کیا کبھی اسلامی حکومت قائم رہی بھی ہے؟

جواب:- جی ہاں۔ خلفائے راشدین کی اسلامی جمہوریت کے زمانہ میں۔

سوال:- اس جمہوریہ میں کفار کی کیا حیثیت تھی؟ کیا وہ قانون سازی اور نفاذ قانون میں حصہ لے سکتے تھے اور کیا وہ انتظامیہ کی اعلیٰ ذمہ داری کے عہدوں پر متمکن ہو سکتے تھے؟

جواب:- یہ سوال اس وقت پیدا ہی نہیں ہوا تھا کیونکہ اسلامی جمہوریہ کے دور میں مسلمانوں اور کفار میں مسلسل جنگ جاری رہی اور جو کفار مفتوح ہو جاتے تھے اسلامی مملکت میں انہیں ذمی حقوق حاصل ہو جاتے تھے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے تھے۔ ان دنوں آجکل جیسی منتخب شدہ اسمبلیاں موجود نہ تھیں۔

سوال:- کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں عدلیہ علیحدہ ہوتی تھی؟

جواب:- ان دنوں سب سے بڑی عدلیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال:- کیا اسلامی طرز کی حکومت میں ایک کافر کو حق حاصل ہے کہ وہ کھلے طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ کرے؟ جواب:- جی ہاں۔

سوال:- اسلامی مملکت میں اگر کوئی مسلمان مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے بعد دہریہ یا لاادری نکلے

ساتھ اسلام کو ترک کر کے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیتا ہے مثلاً عیسائی یا دہریہ ہو جاتا ہے تو کیا وہ اس مملکت کی رعایا کے حقوق سے محروم ہو جاتا ہے ؟

جواب :۔ میرے نزدیک تو ایسا نہیں لیکن اسلام میں دوسرے ایسے فرقے پائے جاتے ہیں جو ایسے شخص کو موت کی سزا دینے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

سوال :۔ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی پر واجبی غور کرنیکے بعد دیانتداری سے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ کا دعویٰ غلط تھا تو کیا پھر بھی وہ مسلمان رہے گا ؟

جواب :۔ جی ہاں۔ عام اصطلاح میں وہ پھر بھی مسلمان سمجھا جائیگا۔

سوال :۔ کیا آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دیگا جو غلط مذہبی خیالات یا عقائد رکھتے ہوں لیکن دیانت داری سے ایسا کرتے ہوں ؟

جواب :۔ میرے نزدیک سزا جزا کا اصول دیانتداری اور نیک نیتی پر مبنی ہے نہ کہ عقیدہ کی صداقت پر۔

سوال :۔ کیا ایک اسلامی حکومت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے قرآن اور سنت کے تمام احکام کی جن میں حقوق اللہ کے متعلق قوانین بھی شامل ہیں پابندی کرائے ؟

جواب :۔ اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہے اور ایک شخص صرف ان ہی گناہوں کا ذمہ دار ہوتا ہے جن کا وہ خود مرتکب ہوتا ہے اس لئے اگر اسلامی مملکت میں کوئی شخص قرآن و سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسکا وہ خود ہی جوابدہ ہے۔

بجواب سوالات عدالت بتاریخ ۱۴ ؍ جنوری ۱۹۵۴ء

سوال :۔ کل آپنے کہا تھا کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ میں ایک مسلم حکومت کا مسلمان شہری ہوں اور میں ایک دوسرے شخص کو قرآن و سنت کی کوئی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں کیا میرا یہ مذہبی فرض ہے کہ میں اسے اس خلاف ورزی سے روکوں ؟ مذہبی فرض کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں اسے ایسا کرنے سے نہ روکوں تو میں خود بھی گنہگار ہونگا ؟

جواب :- آپ کا فرض صرف اس شخص کو نصیحت کرنا ہے۔

سوال :- اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا پھر بھی یہی صورت ہو گی؟

جواب :- پھر بھی آپکا یہ مذہبی فرض نہیں کہ آپ اس شخص کو ایسا کرنے سے جبراً روکیں۔

سوال :- اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا میرا یہ فرض ہو گا کہ میں ایسا بنیادی قانون بناؤں جو اس قسم کی خلاف ورزیوں کو قابل سزا قرار دے؟

جواب :- جی نہیں۔ ایسا کرنا آپ کا مذہبی فرض نہیں ہو گا لیکن ایسا قانون بنانے کا آپ کو اختیار حاصل ہو گا۔

سوال :- کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر نہیں؟

جواب :- ہاں یہ کفر ہے لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے دوسرا وہ جس سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا انکار پہلی قسم کا کفر ہے دوسری قسم کا کفر اس سے کم درجے کی بدعقیدگیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال :- کیا ایسا شخص جو ایسے نبی کو نہیں مانتا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آیا ہو۔ اگلے جہان میں سزا کا مستوجب ہو گا؟

جواب :- ہم ایسے شخص کو گنہگار تو سمجھتے ہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو سزا دیگا یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے۔

سوال :- کیا آپ خاتم النبیین میں خاتم کی "ت" کو فتح سے پڑھتے ہیں یا کسرہ سے؟

جواب :- دونوں درست ہیں۔

سوال :- اس اصطلاح کے صحیح معنے کیا ہیں؟

جواب :- اگر اسے "ت" کی زبر سے پڑھا جائے تو اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے نبیوں کی زینت ہیں جس طرح انگوٹھی انسان کیلئے زینت ہوتی ہے۔ اگر اسے کسرہ سے پڑھا جائے۔ تو لغت کہتی ہے اس صورت میں

بھی اس [illegible] کا مفہوم ہوگا: مگر اصل میں وہ شخص بھی مراد ہوگا جو کسی چیز کو اختتام تک پہنچا دے
اس مفہوم کے مطابق اس کا یہ مطلب ہوگا کہ خاتم النبیین آخری نبی ہیں مگر اس صورت میں
لفظ النبیین سے مراد وہ نبی ہونگے جن کے ساتھ شریعت نازل ہوئی یعنی تشریعی نبی۔

سوال:۔ مرزا غلام احمد صاحب کن معنوں میں نبی تھے؟ جواب:۔ میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں وہ اسلئے نبی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں انکا نام نبی رکھا ہے۔

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی درجہ کا کوئی اور شخص آئندہ آسکتا ہے؟
جواب:۔ اس کا امکان ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا اللہ تعالیٰ ایسے اشخاص مبعوث کرے گا یا نہیں۔

سوال:۔ کیا عورت نبی ہوسکتی ہے؟ جواب:۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

سوال:۔ کیا آپ کی جماعت میں کسی عورت نے اس منصب پر ہونے کا دعویٰ کیا؟
جواب:۔ میرے علم کے مطابق نہیں۔

سوال:۔ کیا جہنم ابدی ہے؟ جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا جہنم کوئی جانور ہے یا متحرک شے یا کوئی مقررہ مقام؟
جواب:۔ جہنم صرف ایک روح سے تعلق رکھنے والی کیفیت ہے۔

سوال:۔ امام غزالیؒ نے جہنم کو ایک جانور سے تشبیہ دی ہے کیا یہ درست ہے؟
جواب:۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مجازاً استعمال کیا گیا ہے۔

سوال:۔ اسلام کے بعض نکتہ چین کہتے ہیں کہ اسلام جیسا کہ ایک معمولی عالم دین اسے سمجھتا ہے ذہنی غلامی کو دائمی شکل دیتا ہے کیونکہ وہ دیانتداری سے مخالفت کرنیوالوں کو چاہے وہ کتنے ہی دیانتدار ہوں ہمیشہ کے لئے جہنمی قرار دیتا ہے۔
جواب:۔ میری رائے میں اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جو جہنم کو ابدی نہیں سمجھتا

سوال:۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ان لوگوں تک بھی وسیع ہوگی جو

مسلمان نہیں ہیں؟ جواب:۔ یقیناً۔
سوال:۔ کیا قوم کا موجودہ نظریہ کہ ایک ریاست کے مختلف مذاہب کے ماننے والے شہریوں کو مساوی سیاسی حقوق حاصل ہوتے ہیں اسلام میں پایا جاتا ہے؟ جواب:۔ یقیناً۔
سوال:۔ ایک غیر مسلم حکومت میں ایک مسلمان کا اس صورت میں کیا فرض ہے۔ اگر یہ حکومت کوئی ایسا قانون بنائے جو قرآن وسنت کے خلاف ہو؟
جواب:۔ اگر حکومت قانون بنانے کے وقت وہ اختیارات استعمال کرے جو وہ بحیثیت حکومت استعمال کر سکتی ہے تو مسلمانوں کو اس قانون کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر یہ قانون پرسنل ہو۔ مثلاً اگر یہ قانون مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکے تو چونکہ یہ ایک بہت اہم سوال ہے اسلئے مسلمانوں کو ایسا ملک چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ سوال معمولی نوعیت کا ہو مثلاً وراثت۔ شادی وغیرہ کا معاملہ ہو تو مسلمانوں کو اس قانون کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔
سوال:۔ کیا ایک مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کا وفادار رہ سکتا ہے؟ جواب:۔ یقیناً۔
سوال:۔ اگر وہ ایک غیر مسلم حکومت کی فوج میں ہو اور اسے ایک مسلم حکومت کے ساتھ لڑنے کے لئے کہا جائے۔ تو اس صورت میں اس کا کیا فرض ہوگا؟
جواب:۔ یہ اس کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ آیا مسلم مملکت حق پر ہے یا نہیں اگر وہ سمجھے کہ مسلم حکومت حق پر ہے تب اس کا فرض ہے کہ وہ استعفیٰ دیدے۔ یا جیسا کہ بعض دوسرے ممالک میں دستور ہے یہ اعلان کر دے کہ ایسی جنگ میں شمولیت میری ضمیر کے خلاف ہے۔
سوال:۔ کیا آپ کا یہ ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب بھی انہی معنوں میں شفیع ہونگے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شفیع سمجھا جاتا ہے؟ جواب:۔ جی نہیں۔
چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جماعت اسلامی کی جرح کے جوابات۔
سوال:۔ آپ کی جماعت میں الفضل کی کیا حیثیت ہے اور آپ کا اس سے کیا تعلق ہے؟

جواب:- یہ صحیح ہے کہ اس اخبار کو میں نے جاری کیا تھا لیکن میں نے دو تین سال بعد اپنا تعلق اس سے منقطع کر لیا تھا غالباً ایسا میں نے ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں کیا تھا۔ یہ اب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملکیت ہے۔

سوال:- کیا ۱۵-۱۹۱۶ء کے بعد آپ کے اختیار میں یہ بات تھی کہ آپ اسکی اشاعت کو روک دیں؟

جواب:- جی ہاں۔ اس اعتبار سے کہ جماعت میری وفادار ہے اور اگر میں انہیں کہونگا کہ وہ اس پرچہ کو نہ خریدیں۔ تو اس کی اشاعت خود بخود بند ہو جائے گی۔

عدالت کا سوال:- کیا آپ انجمن کو مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ اسکی اشاعت کو بند کردے؟

جواب:- میں انجمن کو بھی مشورہ دے سکتا ہوں جو اسکی مالک ہے کہ وہ اسکی اشاعت کو روک دے۔

سوال:- کیا آپ مومن اور مسلم کی اس تعریف سے اتفاق رکھتے ہیں جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں دی تھی؟ جواب:- جی ہاں۔

وکیل کے سوال:- کیا آپ اپریل ۱۹۱۱ء میں تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے؟ جواب ہاں۔

سوال:- کیا آپ نے جن خیالات کا آجکل اظہار کیا ہے ان خیالات سے کسی رنگ میں مختلف ہیں جو آپ نے اپریل ۱۹۱۱ء میں تشحیذ الاذہان کے دیباچہ میں ظاہر کئے تھے؟ جواب:- نہیں

سوال:- کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ نے کتاب آئینہ صداقت کے پہلے باب میں صفحہ ۳۵ پر ظاہر کیا تھا یعنی یہ کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت نہیں کی خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج۔

جواب:- یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں پس جب میں "کافر" کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں جنکی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب مفردات راغب کے صفحہ ۲۴۰ پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی

گئی ہیں۔ ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان۔ دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جنکے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں اسلئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو فوق الایمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اسکی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے

سوال :۔ موجودہ ایجی ٹیشن کے شروع ہونے سے پہلے کیا آپ ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے رہے ؟

جواب :۔ ہاں میں یہ کہتا رہا ہوں اور ساتھ ہی میں "کافر" اور "خارج از دائرہ اسلام" کی اصطلاحوں کے اس مفہوم کی بھی وضاحت کرتا رہا ہوں جس میں یہ اصطلاحیں استعمال کی گئیں

سوال :۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ موجودہ ایجی ٹیشن شروع ہونے سے قبل آپ اپنی جماعت کو یہ مشورہ دیتے رہے کہ وہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھیں۔ اور غیر احمدیوں سے اپنی لڑکیوں کی شادی نہ کریں۔

جواب :۔ میں یہ سب کچھ غیر احمدی علماء کے اسی قسم کے فتووں کے جواب میں کہتا رہا ہوں۔ بلکہ میں نے ان سے کم کہا ہے کیونکہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا۔

سوال :۔ آپنے اب اپنی شہادت میں کہا ہے کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتا وہ پھر بھی مسلمان رہتا ہے کیا شروع سے آپ کا یہی نظریہ رہا ہے ؟

جواب :۔ ہاں۔

سوال :۔ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافات بنیادی ہیں۔

جواب :۔ اگر لفظ بنیادی کا وہی مفہوم ہے جو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کا لیا ہے تب یہ اختلافات بنیادی نہیں ہیں۔

سوال :- اگر لفظ بنیادی عام معنوں میں لیا جائے تو پھر ؟
جواب :- عام معنوں میں اس کا مطلب "اہم" ہے لیکن اس مفہوم کے لحاظ سے بھی اختلافات بنیادی نہیں ہیں۔ بلکہ فروعی ہیں۔
عدالت کا سوال :- احمدیوں کی تعداد پاکستان میں کتنی ہے ؟
جواب :- دو اور تین لاکھ کے درمیان۔
وکیل کے سوال :- کیا کتاب تحفہ گولڑویہ جو ستمبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف ہے ؟ جواب :- جی ہاں۔
سوال :- کیا آپ کو یہ معلوم ہے یا نہیں کہ جس عقیدہ کا ذیل کے پیرا میں ذکر ہے وہ عامۃ المسلمین کا عقیدہ ہے :- "جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے دوسرا بعث احمدی جو کہ جمالی رنگ میں ہے "
جواب :- عامۃ المسلمین کے نزدیک اس کا اطلاق صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا اطلاق اصلی طور پر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے لیکن ظلی طور پر مرزا غلام احمد صاحب پر بھی ہوتا ہے۔
سوال :- ازراہ کرم ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء کے الفضل کے صفحہ ۸ کے کالم ۱ کو ملاحظہ فرمائیے۔ جہاں آپ نے اپنی جماعت اور غیر احمدیوں میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ :- "ورنہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور - ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور - ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور - اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے " کیا یہ صحیح ہے ؟
جواب :- اس وقت جب یہ عبارت شائع ہوئی تھی میرا کوئی ڈائری نویس نہیں تھا اسلئے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا - کہ میری بات کو صحیح طور پر رپورٹ کیا گیا یا نہیں۔

تاہم اس کا مجازی رنگ میں مطلب لینا چاہیئے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم زیادہ خلوص سے عمل کرتے رہیں۔

سوال :۔ کیا آپ نے انوار خلافت کے ص۹۳ پر کہا ہے کہ "اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اسلئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے لیکن کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنیوالے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا"!

جواب :۔ ہاں لیکن یہ بات میں نے اسلئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ احمدیوں کے بچوں کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدی عورتوں اور بچوں کی نعشیں قبروں سے اکھاڑ کر باہر پھینکی گئیں چونکہ ان کا فتویٰ ابتک قائم ہے اسلئے میرا فتویٰ بھی قائم ہے۔ البتہ اب ہمیں بانئ سلسلہ کا ایک فتویٰ ملا ہے جس کے مطابق ممکن ہے کہ غور و خوض کے بعد پہلے فتویٰ میں ترمیم کر دی جائے۔

سوال :۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حقیقۃ الوحی کے ص۱۶۳ پر لکھا ہے کہ :۔

" علاوہ اسکے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا"!

جواب :۔ ہاں یہ الفاظ اپنے عام معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

سوال :۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے متعلق آپ کا طرز عمل کیا تھا؟ کیا یہ صحیح ہے کہ ۱۲ جون ۱۹۴۷ء کو آپ نے ملفوظات میں کہا تھا۔ کہ :۔ " پاکستان اور آزادی حکومت کا مطالبہ ہندوستان کی غلامی کو مضبوط کرنیوالی زنجیریں ہیں"

جواب :۔ ہاں۔ لیکن میں نے یہ اسلئے کہا تھا کہ میرے اور مولانا مودودی سمیت کئی سرکردہ مسلمانوں کی یہ رائے تھی کہ قیام پاکستان کا مطالبہ ہندوستان کی آزادی کو مشکل بنا دیگا۔ ان دنوں پاکستان کے قیام کو ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ انگریز

ایسی مملکت کے قیام کے خلاف تھے۔

سوال :- کیا جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۵ اگست ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا تھا آپ نے یہ کہا تھا کہ (الف) "اسلئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے۔ اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بیشک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اسکے نتائج بھی بہت شاندار ہیں"۔ (ب) "ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو۔ اور کچھ وقت کیلئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد دور ہو جائے"۔ (ج) "بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں"۔

جواب :- الفضل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء میں میری تقریر صحیح طور پر رپورٹ نہیں ہوئی صحیح رپورٹ ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئی ہے۔

سوال :- کیا آپ کی جماعت میں کوئی ملا بھی ہے؟

جواب :- "ملا" "مولوی" کا مترادف ہے اور یہ لفظ تحقیر کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ ملا علی قاری۔ ملا شور بازار اور ملا باقر جو تمام معروف شخصیتیں ہیں۔ ملا کہلاتے ہیں اور اس میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور کرتے رہے ہیں۔

سوال :- کیا آپ نے سندھ سے واپسی پر کوئی پریس انٹرویو دیا تھا۔ جو ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوا اور جس میں آپ سے ایک اخباری نمائندہ نے ایک سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب دیا؟ سوال یہ تھا کہ کیا پاکستان عملاً ممکن ہے جس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے اس سوال کو دیکھا جائے تو پاکستان ممکن ہے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ملک کے حصے بخرے کرنے کی ضرورت نہیں۔

جواب :- یہ صحیح ہے کہ ایک اخباری نمائندے نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا مذکورہ بالا الفاظ اس کا ایک اقتباس ہے جو کچھ اس میں کہا گیا وہ تقسیم کے سوال پر میری ذاتی رائے تھی

سوال:- کیا آپ نے ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء کو نماز مغرب کے بعد اپنی مجلس علم وعرفان میں مندرجہ ذیل الفاظ کہے جو ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوئے:- "میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی ہونا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں صرف اسی وقت جب اسکے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کونسا جاہل انسان اس کیلئے کوشش نہیں کریگا اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کرینگے کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔"

جواب:- نہیں۔ میں نے بالکل انہی الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا تھا جو کچھ میں نے کہا اسے بہت حد تک غلط طور پر پیش کیا گیا ہے جس شخص نے میری تقریر کی رپورٹ مرتب کی یعنی میر احمد۔ وہ کبھی میرا ڈائری نویس نہیں رہا۔ اس بارہ میں میرے صحیح خیالات الفضل مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئے تھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

"ان حالات کے پیش نظر ان مسلمانوں کا حق ہے کہ مطالبہ کریں اور ہر دیانتدار کا فرض ہے کہ خواہ اس میں اس کا نقصان ہو مسلمانوں کے اس مطالبہ کی تائید کرے .... بیشک ہمیں مسلمانوں کی طرف سے بھی بعض اوقات تکالیف پہنچ جاتی ہیں اور ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ شاید وہ ہمیں پھانسی پر چڑھا دینگے مگر میں ہندوؤں سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ہمیں کب سُکھ دیا تھا۔ تم لوگوں نے ہمیں کب آرام پہنچایا تھا۔ اور تم لوگوں نے کب ہمارے ساتھ ہمدردی کی تھی؟"

سوال:- کیا آپ نے جو کچھ ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس کی تردید کی؟

جواب:- جو کچھ اس میں بیان ہوا تھا۔ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں عملاً اسکی تردید کر دی گئی تھی۔

سوال:۔ الفضل پر شائع شدہ الفاظ ہم ار ہجرت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ اس سے ہم ار مئی مراد ہے۔

عدالت کا سوال:۔ آپ اس مہینے کو ہجرت کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ کیونکہ تاریخ بتلاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مئی میں ہوئی تھی۔

وکیل کے سوال:۔ کیا آپ سن ہجری استعمال کرتے ہیں یا کہ عیسوی کیلنڈر؟

جواب:۔ ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ شمسی مہینوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کے اعتبار سے مختلف نام دے دیئے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے جیسا کہ ۱۲ر نومبر ۱۹۴۶ء کے الفضل میں درج ہے اپنے آپ کو اقلیت قرار دیا جانے کا مطالبہ کیا تھا؟

جواب:۔ نہیں، اصل واقعات یہ ہیں کہ جب ۱۹۴۶ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوئے۔ تو حکومت نے مختلف فرقہ وارانہ پارٹیوں سے استفسارات کئے اور تمام مسلمانوں کو ایک جماعت قرار دیا اس پر بعض مسلم لیگیوں کی طرف سے ہمیں کہا گیا کہ یہ انگریز کی ایک چال ہے جس نے اس طرح غیر مسلم جماعتوں کی تعداد بڑھا دی ہے اور مسلمانوں کو صرف ایک پارٹی ہی تصور کیا ہے۔ اس پر ہم نے گورنمنٹ سے احتجاج کیا کہ کیوں احمدیوں سے بھی ایک پارٹی کی حیثیت میں استفسار نہیں کیا گیا۔ حکومت نے جواب دیا کہ ہم ایک سیاسی پارٹی نہیں بلکہ ایک مذہبی جماعت ہیں۔

سوال:۔ کیا مارچ ۱۹۱۹ء کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر ایک اجلاس میں آپ نے وہ بیان دیا جس کا ذکر رسالہ عرفان الٰہی کے صفحہ ۹۳ پر "انتقام لینے کا زمانہ" کے زیر عنوان کیا گیا ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ:- "اب زمانہ بدل گیا ہے دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا۔ اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر اب مسیح اسلئے آیا تا اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارے۔"

جواب:۔ ہاں۔ مگر اقتباس والے اس فقرہ کی تشریح کتاب کے صفحہ ۱۰۱-۱۰۲ پر کی گئی ہے

جہاں میں نے کہا ہے کہ :۔ "لیکن کیا ہمیں اس کا کچھ جواب نہیں دیا جانا چاہیئے۔ دراصل خون کا بدلہ نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن اسی طریق سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ کابل کی سرزمین سے اگر احمدیت کا ایک پودا کاٹا گیا ہے تو اب خدا تعالیٰ اسکی بجائے ہزاروں پودے وہاں لگائیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب شہید کے قتل کا بدلہ یہ نہیں رکھا گیا۔ کہ ہم انکے قاتلوں کو قتل کریں۔ اور انکے خون بہائیں۔ کیونکہ قتل کرنا ہمارا کام نہیں ہمیں خدا تعالیٰ نے پرامن و رائج ہے کام کرنے کیلئے کھڑا کیا ہے نہ کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے پس ہمارا انتقام یہی ہے کہ انکے اور انکی نسلوں کے دلوں میں احمدیت کا بیج بوئیں۔ اور انہیں احمدی بنائیں اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں اس کو ہم قائم کردیں ...... مگر اب ہمارا یہ کام ہے کہ انکے خون کا بدلہ لیں اور انکے قاتل جس چیز کو مٹانا چاہتے ہیں اسے قائم کردیں۔ دو چونکہ خدا کی برگزیدہ جماعتوں میں شامل ہونیوالے اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں پر احسان کرتے ہیں اسلئے ہمارا ابھی یہ کام نہیں کہ سید عبداللطیف صاحب کے قتل کرنیوالوں کو دنیا سے مٹا دیں اور قتل کردیں۔ بلکہ یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کیلئے قائم کردیں اور ابدی زندگی کے مالک بنادیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ انہیں احمدی بنائیں"۔

عدالت کا سوال :۔ اس سیاق و سباق میں احمدیت سے کیا مراد ہے؟

جواب :۔ احمدیت سے مراد اسلام کی وہ تشریح ہے جو احمدیہ جماعت کے بانی نے کی۔

وکیل کے سوال :۔ کیا آپنے الفضل کے ۱۵ ر جولائی ۱۹۵۲ء کے شمارہ میں ایک مقالہ افتتاحیہ "خونی ملا کے آخری دن" کے عنوان سے شائع ہوا دیکھا ہے؟ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ آتے ہیں :۔ "ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ان تمام علماء کے خون کا بدلہ لینے کا جنکو شروع سے یہ خونی ملا قتل کروانے آئے ہیں ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائیگا (۱) عطاء اللہ شاہ بخاری سے (۲) ملا بدایونی سے (۳) ملا احتشام الحق سے (۴) ملا محمد شفیع سے (۵) ملا مودودی (پانچویں سوار) سے"۔

جواب:- ہاں اس تحریر کے متعلق منٹگمری کے ایک آدمی کی طرف سے ایک شکایت میرے پاس پہنچی تھی اور میں نے اس کے متعلق ناظر متعلقہ سے جواب طلبی کی تھی انہوں نے مجھے بتلایا تھا کہ انہوں نے ایڈیٹر کو ہدایت کردی ہے کہ وہ اسکی تردید کرے۔

سوال:- کیا وہ تردید آپ کے علم میں آئی؟

جواب:- نہیں۔ لیکن ابھی ابھی مجھے ۱؍ اگست ۱۹۵۲ء کے الفضل کا ایک آرٹیکل جس کا عنوان "ایک غلطی کا ازالہ" ہے دکھایا گیا جس میں مذکورہ بالا تحریر کی تشریح کردی گئی تھی۔

عدالت کا سوال:- اس اداریہ مقالہ میں جن مولویوں کو ملّا کہا گیا ہے کیا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں؟

جواب:- میں صرف یہ جانتا ہوں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔

وکیل کے سوال:- کیا آپ نے جون ۱۹۱۹ء کے تشحیذ الاذہان کے صفحہ ۳۰ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی:- "خلیفہ ہو تو جو پہلا ہو اس کی بیعت ہو جو بعد میں دوسرا اپنے پہلے کے مقابل پر کھڑا ہو جائے جیسے لاہور میں ہے تو اُسے قتل کردو۔ مگر یہ قتل کا حکم تب ہے کہ جب سلطنت اپنی ہو۔ اب اس حکومت میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔"

جواب:- جی نہیں۔ ڈائری نویس نو آموز تھا میں نے جو کچھ کہا اُسے اس نے غلط طور پر پیش کیا ہو۔ حقیقت جو کچھ میں نے کہا تھا میں نے اسکی توضیح اس وقت کردی تھی جب احمدیوں کی لاہوری پارٹی نے حکومت سے شکایت کی تھی اور حکومت نے مجھ سے اسکی وضاحت چاہی تھی۔

سوال:- کیا آپ کی جماعت خالص مذہبی جماعت ہے یا کہ سیاسی بھی؟

جواب:- اصل میں تو یہ جماعت مذہبی جماعت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا دماغ عطا کیا ہے کہ جب بھی کوئی سیاسی مسئلہ اس کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ بیکار نہیں رہ سکتا۔

سوال:- کیا آپ نے کوئٹہ میں اپنے خطبہ جمعہ میں وہ تقریر (اگزیبٹ ڈی ای ۳۴۴) کی تھی جو الفضل کے ۱۳؍ اگست ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے؟ جواب:- جی ہاں۔

سوال :- آپ نے جب اپنی تقریر میں ذیل کے الفاظ کہے تو اس سے آپ کی کیا مراد تھی :-

"یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہماری Base مضبوط
~~نہ ہو۔ پہلے Base مضبوط ہو تو تبلیغ مضبوط ہو سکتی ہے"~~

جواب :- یہ الفاظ اپنی تشریح آپ کرتے ہیں

سوال :- آپ نے جب یہ کہا تھا کہ بلوچستان کو احمدی بنایا جائے "تاکہ ہم کم از کم ایک صوبہ کو تو اپنا کہہ سکیں تو اس سے آپ کا کیا مطلب تھا؟

جواب :- میرے ایسا کہنے کے دو سبب تھے (۱) موجودہ نواب قلات کے دادا احمدی تھے (۲) اور بلوچستان ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔

سوال :- کیا آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں مندرجہ ذیل الفاظ کہے تھے جو الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء (دستاویز ڈی ای ۲۱۰) میں شائع ہوئے ہیں :- "میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہو گا دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں"

جواب :- جی ہاں۔ لیکن اس عبارت کو اس کے لفظی معنوں میں نہیں لینا چاہیئے یہاں مستقبل کا ذکر ہے میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ چونکہ اس صوبہ میں ایک احمدی فوجی افسر قتل ہوا ہے۔ اس لئے یہ صوبہ لازماً احمدی ہو کر رہے گا۔

سوال :- کیا ربوہ ایک خالص احمدی نوآبادی ہے؟

جواب :- یہ زمین صدر انجمن احمدیہ نے خریدی تھی۔ اور اسی کی ملکیت ہے انجمن کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کے متعلق جو چاہے انتظام کرے۔ لیکن بعض غیر احمدیوں نے بھی زمین خریدنے کے لئے درخواست دی تھی۔ اس پر انجمن نے کہا کہ اسے اچھے ہمسایوں کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں۔

سوال :- کیا کسی غیر احمدی نے زمین خریدی؟ جواب :- مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک غیر احمدی نے زمین خریدی ہے لیکن مجھے اس کا کوئی ذاتی علم نہیں۔

سوال:- فسادات ۱۹۵۳ء کے دوران میں آپ کہاں تھے؟ جواب:- ربوہ میں۔

سوال:- کیا جو واقعات لاہور میں پیش آئے ایسے کوئی واقعات ربوہ میں بھی ہوئے؟ جواب:- نہیں۔

سوال:- کیا آپ اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ بات متواتر کہتے رہے ہیں کہ ان کا اصل وطن قادیان ہے اور انہوں نے بالآخر وہاں ہی جانا ہے؟

جواب:- ہر مسلمان کی یہ خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وطن کو واپس حاصل کرے۔

سوال:- کیا ہندوستان میں بھی احمدیہ جماعت ہے؟ جواب:- ہاں۔

سوال:- برطانوی حکومت کے متعلق احمدیہ جماعت کے بانی کا کیا رویہ تھا؟

جواب:- میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق انسان جس ملک میں رہے ان شرائط کے ماتحت جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اسکی حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔

سوال:- کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہونے پر قادیان میں خوشیاں منائی گئیں؟ جواب:- یہ بات قطعًا غلط ہے۔

سوال:- کیا آپ کے نظریہ کے مطابق قائم شدہ اسلامی سلطنت میں کوئی غیر احمدی اس مملکت کا رئیس ہو سکتا ہے؟ جواب:- جی ہاں۔ پاکستان مصر وغیرہ جیسی حکومت میں ہو سکتا ہے۔

سوال:- فرض کیجیے پاکستان ایک مذہبی مملکت نہیں تو کیا آپکے نزدیک ایک غیر مسلم رئیس مملکت ہو سکتا ہے؟

جواب:- یہ تو قانون ساز اسمبلی کی اکثریت ہی فیصلہ کر سکتی ہے کہ رئیس مملکت مسلمان ہو یا غیر مسلم۔

سوال:- کیا آپ اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ کہتے رہے ہیں کہ ان کا معاشرہ دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہونا چاہیئے؟ جواب:- جی نہیں۔

سوال:- کیا آپنے اپنی جماعت کے لوگوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ پاکستان میں سرکاری عہدوں پر قبضہ کر لیں؟ جواب:- جی نہیں۔

سوال:- کیا جنگی لحاظ سے ربوہ کی جائے وقوع کو کوئی خاص اہمیت حاصل ہے؟

جواب :- جی ہاں - حکومت پاکستان کے ہاتھوں میں یہ ایک جنگی اہمیت والا مقام ہوگا ۔
سوال :- کیا آپنے جیسا کہ الفضل مورخہ ۹ ر نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۲ پر چھپا ہے ربوہ میں ایک پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا تھا کہ :- " گو یہ زمین موجودہ حالت میں واقعی بنجر ہے اور اس میں کوئی جاذبیت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اسے ایک نہایت شاندار شہر کی صورت میں تبدیل کر دینگا تہیہ کر چکے ہیں ۔ جو دفاعی لحاظ سے بھی پاکستان میں محفوظ ترین مقام ہوگا "
جواب :- میں پانچ سال کے عرصہ کے بعد اس وقت بتا نہیں سکتا کہ کانفرنس میں میرے اصل الفاظ کیا تھے ۔
عدالت کا سوال :- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ربوہ کو جنگی لحاظ سے کوئی اہمیت حاصل ہے ؟
جواب :- ربوہ کے درمیان سے موٹر سڑک اور ریل دونوں گذرتی ہیں اسے اسلئے حکومت پاکستان کے خلاف جنگی اہمیت رکھنے والا مقام قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن دوسرے لوگوں کے لحاظ سے ہمارے لئے خاص اہمیت ضرور حاصل ہے کیونکہ چنیوٹ کیطرف سے جو دریا کے دوسری جانب واقع ہے اس پر حملہ نہیں ہو سکتا ۔
مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نمائندہ مجلس عمل کی جرح کے جواب میں :-
سوال :- مسیلمہ بن الحبیب کے دعویٰ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟
جواب :- اس کا دعویٰ جھوٹا تھا ۔
سوال :- کیا وہ کلمہ پڑھتا تھا ؟ جواب :- نہیں ۔
سوال :- حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھا ہوا ہے کہ :- " پھر ماسوائے اسکے کیا کسی مرتد کے ارتداد سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ سلسلہ جس سے یہ مرتد خارج ہوا حق نہیں ہے کیا ہمارے مخالف علماء کو خبر نہیں کہ کئی بدبخت حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ان سے مرتد ہو گئے پھر کئی لوگ حضرت عیسیٰ سے مرتد ہوئے ۔ اور پھر کئی بدبخت اور بدقسمت ہمارے نبی صلعم کے

عہد میں آپکے مرتد ہو گئے چنانچہ مسیلمہ کذاب بھی مرتدین میں سے ایک تھا؟

کیا آپ کی رائے میں مسیلمہ مرتد تھا؟

جواب :۔ ہاں۔ جو میں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ اس سے میری مراد یہ تھی کہ دعویٰ نبوت کے بعد وہ مسلمان نہیں رہا تھا۔

سوال :۔ کیا آپنے اسود عنسی۔ سجاح تمیمیہ کا ، بہ طلیحہ اسدی کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا ہے؟ جواب :۔ ہاں۔

سوال :۔ کیا ان تمام اشخاص نے جن میں ایک عورت بھی تھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا؟

جواب :۔ نہیں۔ بلکہ صورت حالات اسکے بالکل برعکس ہے ان اشخاص نے جن میں سے ہر ایک نے دعویٰ نبوت کیا مسلمانوں پر حملے کئے جس پر مسلمانوں نے اسکے جواب میں انکو شکست دی

سوال :۔ کیا حسب ذیل اشخاص نے وقتاً فوقتاً نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ (۱) حارث دمشقی ۸۵ ھ نے خلیفہ عبد الملک کے زمانہ میں۔ (۲) مغیرہ بن سعید العجلی ۷۳۴-۱۱۹ ء۔

(۳) ابو منصور العجلی ۷۴۲-۱۲۴ ھ (۴) اسحاق الاخرس المغربی ۷۵۰-۱۳۵ ھ (۵) ابو عیسیٰ اسحاق اصفہانی ۷۵۰-۷۷۵ ھ (۶) علی بن محمد خارجی ۸۶۹ ھ (۷) حامین من اللہ ماعکاسی۔ (۸) محمود احمد گیلانی ۱۵۲۸-۱۵۸۶ ھ (۹) محمد علی باب ۱۸۵۰ء۔

جواب :۔ محمد علی باب کے سوا اس دوسرے لوگوں کے متعلق وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا محمد علی باب نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہا تھا بلکہ مہدی موعود کہا تھا۔

سوال :۔ آپ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا فرق تو بیان فرما دیا مہربانی کر کے ظلی نبی اور بروزی نبی کی بھی تعریف کر دیجئے؟

جواب :۔ ان اصطلاحات سے یہ مراد ہے کہ ایسا شخص جس کے متعلق ان اصطلاحات کا استعمال کیا جاتا ہے وہ خود بعض مخصوص صفات نہیں رکھتا بلکہ یہ صفات اس میں منعکس رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

سوال :- کیا مرزا غلام احمد صاحب نے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟ جواب۔ نہیں
سوال :- کیا مرزا غلام احمد صاحب نے اربعین حصہ چہارم کے صفحہ ۸۳-۸۴ میں نہیں لکھا کہ
" ماسوائے اسکے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی۔ اور ایسا ہی ابتک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفا امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توراۃ اور قرآن شریف میں باستیفا احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤخورد ہو گئی۔ کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو تیئیس ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اسلئے خدا تعالےٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ کہ

واصنع الفلك باعيننا ووحينا ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے راہ نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے"

جواب:۔ ہاں! لیکن انہوں نے ایک بعد کی کتاب میں اسکی تشریح کی ہے (گواہ نے ایک کتاب سے پڑھ کر سنایا)

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے ان لوگوں کو مرتد کہا ہے جو احمدی بننے کے بعد اپنے عقیدے سے پھر گئے؟ جواب:۔ مرتد کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایسا شخص جو واپس لوٹ جائے۔ مولانا مودودی صاحب نے بھی یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔

سوال:۔ کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب کو ان ماموریں میں شمار کرتے ہیں جن کا ماننا مسلمان کہلانے کے لئے ضروری ہے؟ جواب:۔ میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں کوئی شخص جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں لاتا دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا۔

سوال:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کتنے سچے نبی گذرے ہیں؟

جواب:۔ میں کسی کو نہیں جانتا مگر اس اعتبار سے کہ ہمارے رسول کریم کی حدیث کے مطابق آپ کی امت کے علماء تک میں آپ کی عظمت اور شان کا انعکاس ہوتا ہے سینکڑوں اور ہزاروں ہو چکے ہوں گے۔

سوال:۔ کیا آپ اس حدیث کو سچا تسلیم کرتے ہیں؟ جواب: ہاں۔

سوال:۔ کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب ہمارے رسول اکرم کے سوا سب انبیاء سے افضل تھے؟

جواب:۔ ہم ان کے متعلق صرف حضرت مسیح ناصری سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مولانا میکش کی جرح کے جواب بتاریخ ۱۵ر جنوری

سوال:- یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح ناصری) قیامت سے پہلے پھر دوبارہ ظاہر ہونگے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب:- یہ بات غلط ہے کہ یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے مسلمانوں کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری طبعی موت سے وفات پا گئے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم خود دوبارہ مبعوث نہیں ہونگے بلکہ ایک دوسرا شخص جو ان سے مشابہت رکھتا ہوگا اور ان کی صفات کا حامل ہوگا۔ آئے گا۔

عدالت کا سوال:- کیا حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں یہودی کسی مسیح کے منتظر تھے؟

جواب:- جی ہاں۔ وہ ایک مسیح کی آمد کے منتظر تھے مگر اس سے پہلے الیاس نے آنا تھا۔ جس نے آسمان سے اسی خاکی جسم کے ساتھ نازل ہونا تھا۔

سوال:- کیا حضرت عیسیٰ ہی یہ مسیح تھے؟

جواب:- ہمارے عقیدہ کے مطابق وہی مسیح تھے۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نہیں۔

سوال:- کیا حضرت عیسیٰ ناصری نے کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا؟ جواب۔ جی ہاں۔

سوال:- یہودیوں نے خدا کو ایک تاجر کی شکل میں پیش کیا اور یہ کہکر اس کے واحد اجارہ دار بن گئے تھے کہ خدا نے ابراہیم سے عہد کیا تھا کہ وہ کنعان کی زمین دوبارہ انہیں دیگا۔ اسی طرح پولوس کو ماننے والے عیسائیوں نے خدا پر اپنا پہلا حق رہن جتایا اور اس حق رہن کی وجہ گال گوتھا کی پہاڑی پر حضرت مسیح کا پھانسی پانا قرار دی۔ اب مولانا مرتضیٰ احمد میکش اور انکے ساتھ دوسرے علماء دین دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا پر پہلا حق رہن ان کا ہے اور اس رہن کی قیمت یہ قرار دی گئی ہے کہ ذہنی غلامی اختیار کر لی جائے کیا آپ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت پر ایمان لانے کی وجہ سے خدا پر کسی مخصوص اجارہ یا حق رہن کا دعویٰ رکھتے ہیں؟

جواب :۔ ہم نہ کو کسی ایسے شخص زمین کو مانتے ہیں اور نہ اسکے دعویدار ہیں۔

مولانا مبکش کے سوال :۔ آپ نے کل فرمایا تھا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے صرف عیسیٰ بن مریم پر اپنے آپکو فضیلت دی ہے مگر ہم ۲۶ راپریل ۱۹۵۳ء کے الفضل (دستاویز ڈی اسی ۵۰۲۳) میں مرزا صاحب کی ۱۷ اپریل ۱۹۰۲ء کی ڈائری سے یہ عبارت نقل کیگئی ہے :۔

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریمؐ میں ان سے بڑھکر موجود تھے۔ اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور ان سے ہمارا نام آدم۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ نوح۔ داؤد۔ یوسف۔ سلیمان۔ یحییٰ۔ عیسیٰ وغیرہ ہے چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بتخانہ تھا۔ اور لوگ بت پرست تھے اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے۔"

کیا اس عبارت سے ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ آپ ان تمام انبیاء سے جن کا اس عبارت میں ذکر ہے افضل ہیں؟

جواب :۔ ان دنوں مرزا صاحب کوئی باقاعدہ ڈائری نہ رکھتے تھے یہ اقتباس تو کسی رپورٹر کا لکھا ہوا ہے لیکن یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ یہ رپورٹ صحیح ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ اس کا مطلب تو صرف ان صفات کو گنوانا ہے جو مرزا صاحب اور دوسرے انبیاء میں مشترک تھیں۔

سوال :۔ عام مسلمان تو احمدیوں کا اسلئے جنازہ نہیں پڑھتے کہ وہ احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں آپ بتائیے کہ احمدی جو غیر احمدیوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے اس کی اسکے علاوہ اور کیا وجہ ہے جس کا آپ قبل ازیں اظہار کر چکے ہیں کہ آپ نے جوابی کارروائی کے طور پر یہ طریق اختیار کیا ہے۔

جواب :۔ بڑا سبب تو جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں یہ ہے کہ ہم غیر احمدیوں کا جنازہ اسلئے نہیں پڑھتے کہ وہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اپنے

دعوے کے دس سال بعد تک نہ صرف مرزا غلام احمد صاحب نے احمدیوں کو اجازت دے رکھی تھی۔ کہ وہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھیں بلکہ خود بھی ایسی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہے اور دوسرا سبب جو اصل میں پہلے سبب کا حصہ ہی ہے یہ ہے کہ ایک متفقہ اور مسلمہ حدیث کے مطابق جو شخص دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے ۔

سوال :- کیا غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرنے پر بھی آپ کے سابقہ جواب کا اطلاق ہوتا ہے ؟ جواب :- ہاں ۔

سوال :- براہ کرم القول الفصل کے صفحہ ۵ہم کو ملاحظہ فرمایئے جس میں حسب ذیل عبارت ہے :-

" ان کے بعد خدا تعالیٰ کا حکم آیا۔ جس کے بعد نماز غیر احمدیوں کے پیچھے حرام کی گئی اور اب صرف منع تو بھی بلکہ حرام بھی اور حقیقی حرمت صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے !"

کیا اس عبارت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ کچھ اور ہے ؟

جواب :- اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس وجہ سے احمدیوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا اس کے بعد میں وحی کے ذریعے سے بھی تصدیق کر دی گئی ۔

سوال :- آپ نے انوار خلافت کے صفحہ ۹۰ پر اس ممانعت کی ایک مختلف وجہ بیان کی ہے متعلقہ عبارت یہ ہے :- " ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں "

جواب :- میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کفر کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو ایک شخص کو ملت سے خارج نہیں کرتی ۔ ہمارے نبی کریم نے فرمایا ہے ۔ کہ ہمیں ایسے شخص کو اپنا امام بنانا چاہیئے ۔ جو دوسروں سے زیادہ نیک اور صالح ہو ۔ ایک نبی کے انکار سے ان کی نیکی کمزور ہو جاتی ہے ۔

سوال :۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کفر اور اسلام اضافی الفاظ ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ الفاظ کفر، کافر، کافرین، کافرون، کفار اور الکفرۃ قرآن کریم میں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی ایسے اشخاص کے متعلق جو امت سے باہر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ جواب :۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ لفظ قرآن کریم میں ایک ہی معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ کل میں نے قرآن کریم سے ہی اسکی ایک مثال پیش کی تھی۔

سوال :۔ از راہِ کرم ذکر الٰہی کے صفحہ ۲۲ کو دیکھئے۔ جس میں مندرجہ ذیل عبارت آتی ہے :۔

"میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں دو گروہ ہیں۔ ایک مومن دوسرے کافر پس جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے ہیں وہ مومن ہیں۔ اور جو ایمان نہیں لائے خواہ ان کے ایمان نہ لانے کی کوئی وجہ ہو۔ وہ کافر ہیں"

کیا یہاں لفظ کافر مومن کے مقابلہ پر استعمال نہیں ہوا؟

جواب :۔ اس عبارت میں مومن سے مراد وہ شخص ہے جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لاتا ہے اور کافر سے مراد وہ شخص ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے۔

عدالت کا سوال :۔ تو کیا مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانا جزو ایمان ہے؟

جواب :۔ جی نہیں۔ یہاں پر لفظ مومن صرف مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ اسلام کے بنیادی عقیدوں پر ایمان لانے کے مفہوم میں۔

سوال :۔ کیا جب کفر کے لفظ کے استعمال سے غلط فہمی اور تلخی پیدا ہونے کا احتمال ہے تو یہ بہتر نہیں ہوگا۔ کہ یا تو اس کے استعمال کو قطعی طور پر ترک کر دیا جائے یا اس کے استعمال میں بہت احتیاط برتی جائے؟

جواب :۔ ہم ۱۹۲۲ء سے اس سے اجتناب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا میکش کے سوال :۔ کیا آپ نے اپنی جماعت کے متعلق کبھی امت کا لفظ استعمال کیا ہے؟

جواب:۔ میرا عقیدہ ہے کہ احمدی علیحدہ امت نہیں ہیں اور اگر کہیں امت کا لفظ احمدیوں کے متعلق استعمال ہوا ہے تو بے توجہی سے ہُوا ہوگا۔ اور اس سے اصل مراد جماعت ہے۔

سوال:۔ ۱۴ اگست ۱۹۲۳ء کا الفضل دیکھئے۔ اس میں حسب ذیل عبارت ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ کسی اور امت کے سپرد نہیں کیا پہلے انبیاء میں سے کوئی نبی ایک لاکھ کی طرف آیا۔ کوئی نبی دو لاکھ کی طرف آیا اور کوئی دس لاکھ کی طرف آیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم سوا لاکھ تھی یا ہوسکتا ہے کہ عرب کی آبادی آپؐ کے زمانہ میں دو تین لاکھ ہو۔ بس یہی آپؐ کے پہلے مخاطب تھے لیکن ہمارے چھٹتے ہی چالیس کروڑ مخاطب ہیں۔"

یہاں کن معنوں میں آپ نے لفظ امت استعمال کیا؟

جواب:۔ یہاں میں نے لفظ امت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے استعمال کیا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ انگریزوں کے اس لئے ممنونِ احسان نہیں ہیں کہ انکے عہدِ حکومت میں آپ کے مخصوص عقائد پھولے پھلے۔ اور کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ ان کے شکرگذار نہ ہوں؟ جواب:۔ شکرگذاری ایک اخلاقی فرض ہے اور اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہم ان کے احسانمند ہیں اور یہ اس منصفانہ سلوک کی وجہ سے ہے جو انہوں نے ہر ایک کے ساتھ کیا۔ جن میں ہم بھی شامل ہیں۔

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے انگریزوں کو ممنون کرنے کے لئے بلادِ اسلامیہ میں اشاعت کی غرض سے جہاد کے خلاف اتنی کتابیں نہیں لکھیں جن سے کم و بیش پچاس الماریاں بھر جائیں؟ جواب:۔ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا۔ اس غرض سے لکھا کہ اس سے ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ جو مسلمانوں کے خلاف دوسرے مذاہب میں پائی جاتی تھیں۔ یہ تصانیف کسی موضوع

ومضامین پر مشتمل ہیں جن کے متعلق غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں ضمناً ان میں مسئلہ جہاد بھی شامل تھا۔ لیکن اس مخصوص مسئلہ پر انہوں نے صرف چند صفحات پر مشتمل ایک رسالہ لکھا تھا۔

سوال :۔ کیا مندرجہ ذیل شعر میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت نہیں دی؟

له خسف القمر المنیر وان لی　　خسفا القمران المشرقان اتنکر

یعنی رسول اکرمؐ کے لئے صرف چاند کو گرہن لگا لیکن میرے لئے سورج اور چاند دونوں گہنا گئے

جواب :۔ اس شعر میں صرف اس حدیث نبویؐ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گہن لگے گا۔

سوال :۔ کیا آپ نے کبھی عام مسلمانوں کو ابوجہل کہا۔ اور اپنی جماعت کو اقلیت قرار دیا؟

جواب :۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ میں عام مسلمانوں کو ابوجہل کی پارٹی قرار دیتا ہوں لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے۔

عدالت کا سوال :۔ پاکستان میں کتنے احمدی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں؟

جواب :۔ میرے نزدیک تو چوہدری ظفر اللہ خاں کے علاوہ کوئی احمدی ایسی اسامی پر فائز نہیں جسے کلیدی کہا جا سکے۔

سوال :۔ فضائیہ۔ بحریہ، بری فوج میں احمدی افسروں کی تعداد کیا ہے؟

جواب :۔ بری فوج میں ½ ۱ یا ۲ فیصدی ہونگے۔ ہوائی فوج میں کوئی ۵ فیصدی اور بحری فوج میں ½ فیصدی۔

سوال :۔ کیا مسٹر لال شاہ بخاری احمدی ہیں؟ جواب :۔ جی نہیں۔

سوال :۔ کیا جنرل حیاء الدین احمدی ہیں؟ جواب :۔ وہ کبھی احمدی تھے لیکن میں

وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ اب بھی احمدی ہیں۔ یا نہیں۔
سوال:۔ کیا مسٹر غلام احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج راولپنڈی احمدی ہیں؟
جواب:۔ جی نہیں۔
سوال:۔ کیا پاکستان میں موجودہ انڈونیشین سفیر کے پیشرو احمدی تھے؟
جواب:۔ وہ احمدیوں کی قادیانی جماعت سے تو یقیناً تعلق نہ رکھتے تھے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے یا نہیں۔ بہرحال ۱۹۵۳ء میں انڈونیشین سفیر یقیناً احمدی نہ تھے۔
مولانا میکش کے سوال:۔ کیا آپ نے اپنے خطبہ میں وہ الفاظ کہے جس کی رپورٹ الفضل مورخہ ۳ جون ۱۹۵۲ء (دستاویز ڈی۔ ای ۲۶۳) میں شائع ہوئی ہے۔
جواب:۔ میں رپورٹ کے الفاظ کے متعلق تو وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ رپورٹ بہت حد تک ان الفاظ کے مفہوم کی آئینہ دار ہے۔ جو میں نے کہے میں نے یہ سب کچھ آفاق مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کے ایک مقالہ کے جواب میں کہا تھا۔
سوال:۔ اس رپورٹ میں آپ یا آپ کے کسی جانشین کے پاکستان کے فاتح ہونے کی طرف اشارہ ہے؟
جواب:۔ آپ رپورٹ کو غلط طور پر پیش کر رہے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

عدالت کا نوٹ

اس یقین دلانے کے باوجود کہ مرزا غلام احمد صاحب یا گواہ کی کہی ہوئی کوئی بات یا جماعت احمدیہ کے شائع کردہ لٹریچر کو عدالت ایک مستقل شہادت کی صورت میں تسلیم کرے گی۔ اس وقت تک جو بھی سوالات کئے گئے ہیں وہ قریباً

سب کے سب ایسی ہی تحریروں کے متعلق ہیں۔ یہ محض تضیع اوقات ہے۔ اور ہم اس بارہ میں مزید سوالات کرنے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔

مسٹر نذیر احمد خاں ایڈووکیٹ کے مزید سوالات عدالت کی اجازت سے

سوال:۔ سول و ملٹری گزٹ کے ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء کے پرچے میں آپ کا ایک بیان شائع ہوا تھا۔ کیا خواجہ نذیر احمد ایڈووکیٹ اس بیان کے شائع ہونے سے قبل یا بعد آپ سے ملے تھے؟

جواب:۔ ہاں وہ اس بیان کی اشاعت سے ایک یا دو دن قبل مجھ سے ملے تھے۔

سوال:۔ کیا خواجہ نذیر احمد نے دوبارہ کسی وقت مارچ کے مہینہ میں آپ سے ملاقات کی؟

جواب:۔ ہاں وہ دوبارہ بھی مجھ سے ملے۔ لیکن مجھے تاریخ یاد نہیں وہ پہلی ملاقات کے ایک دو ماہ بعد ملے ہوں گے۔

سوال:۔ کیا انہوں نے آپ کو خواجہ ناظم الدین کا کوئی پیغام دیا تھا؟

جواب:۔ نہیں۔ انہوں نے خواجہ ناظم الدین کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ کراچی میں ان کی گفتگو بعض اہم شخصیتوں سے ہوئی ہے میرا اپنا خیال یہ تھا۔ کہ وہ گورنر جنرل سے ملے تھے۔

سوال:۔ کیا انہوں نے مولانا مودودی کا نام لیا تھا؟ جواب:۔ نہیں۔

تحریری درخواست جو منجانب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عدالت میں داخل کی گئی

جناب عالی!

مظہر کے بیان روبرو عدالت مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء میں چند جوابات چونکہ ایسے

اصطلاحی الفاظ پر مشتمل تھے۔ جو عام استعمال میں نہیں آتے۔ اس لئے ان کا ترجمہ شاید پورے طور پر مظہر کے مفہوم کا حامل نہ ہو۔ یا بصورت دیگر فریقین غلط تعبیر کی کوشش نہ کر سکیں۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مظہر اپنے اصلی الفاظ کو دہرا دے اور اپنا منشا واضح کر دے۔ اس لئے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل جوابات شاملِ مسل فرمائے جاویں:۔

سوال بر صفحہ ۱۳ یہ ہے:۔

سوال:۔ اگر لفظ بنیادی عام معنوں میں استعمال ہو تو پھر؟

جواب:۔ عام مفہوم کے لحاظ سے اس لفظ کے معنے "اہم" کے ہیں لیکن اس مفہوم کی رو سے بھی یہ اختلافات حقیقتاً بنیادی نہیں۔ اور انہیں فروعی کہا جا سکتا ہے۔

سوال بر صفحہ ۳۲ و ۳۳ یہ ہے:۔

سوال:۔ آپ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا فرق بیان کر دیا ہے اب کیا آپ مہربانی کر کے ظلی اور بروزی نبی کی تشریح فرمائیں گے؟

جواب:۔ ان اصطلاحات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی نسبت یہ اصطلاحات استعمال کی جائیں، وہ بعض مخصوص صفات کا براہ راست حامل نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے متبوع سے روحانی ورثہ پاتے ہوئے انعکاسی رنگ میں یہ صفات حاصل کرتا ہے۔

سوال بر صفحہ ۳۱ یہ ہے:۔

سوال:۔ کیا آپ کے خیال میں مسیلمہ کذاب مرتد تھا؟

جواب:۔ ہاں۔ جب میں نے یہ کہا ہے کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ تو اس سے میری مراد یہی ہے کہ وہ تشریعی نبوت کے دعوے کے بعد مسلمان نہیں رہا تھا۔

دوسری تحریری درخواست مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء جو منجانب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عدالت میں داخل کی گئی۔

جناب عالی!

میں نے کل جو بیان عصمت انبیاء کے متعلق دیا تھا۔ میرے دل میں شک تھا کہ شاید میں پوری طرح اپنے مافی الضمیر کو واضح نہیں کر سکا۔ عدالت کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء سے مشورہ کرنے پر انہوں نے بھی اس رائے کا اظہار کیا۔ اس لئے میں آج اس سوال کے متعلق اپنا اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان کر کے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے بیان میں کل کے درج شدہ الفاظ کی جگہ ان الفاظ کو درج کیا جائے:۔

"بانی سلسلہ احمدیہ نے شدت اور کثرت سے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ تمام انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ اور صغیرہ اور کبیرہ کسی قسم کا گناہ بھی ان سے سرزد نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ سردار انبیاء ہونے کے سب نبیوں سے زیادہ معصوم تھے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر دنیا کے آخری انسان تک کوئی شخص آپ کی معصومیت کے مقام کے قریب بھی نہیں پہنچا نہ پہنچ سکے گا۔ قرآن کریم نے آپ کی معصومیت کی یہ ارفع شان بتائی ہے کہ آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے کہ لا یمسہ الا المطھرون۔ (پاک لوگوں کے سوا اس

کتاب کے مضامین تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، یعنی قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے بھی ایک درجہ معصومیت کی ضرورت ہے پس کیا شان ہوگی اس ذات والا کی جس کے دل پر ایسی عظیم القدر کتاب نازل ہوئی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث بھی اسی لئے فرمایا تھا۔ کہ آپ اپنے ساتھ ملنے والوں کو پاک کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ویزکیھم (اور یہ رسول اپنے مخاطبوں کو پاک کرے گا) اور آپ کے اہل بیت اور آل مطہرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ ہم ان کی طرف برائی منسوب کرنے والوں کے الزامات سے ان کو پاک ثابت کریں گے اور ان کی پاکیزگی کو ظاہر کریں گے۔ اور وہ دو حدیثیں بخاری اور مسلم کی جو میں نے بیان کی تھیں۔ (جن میں سے ایک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انتم اعلم باموردنیاکم یعنے تم لوگ اپنے دنیوی امور کو بہتر سمجھ سکتے ہو۔ اور دوسری میں یہ ذکر ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مجھے دھوکہ دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروا لے تو اگر وہ اس سے فائدہ اٹھا کر دوسرے کا حق لینا چاہے گا۔ تو وہ آگ کھائیگا) وہ اس بات کے اظہار کے لئے بیان کی تھیں کہ جو غیر مسلم مصنفین اس قسم کی حدیثوں سے آپ کی معصومیت کے خلاف استدلال کرتے ہیں وہ حق پر نہیں۔ ان احادیث میں آپؐ نے صرف اپنی بشریت کا اظہار کیا ہے۔ ان سے آپؐ کی معصومیت کے خلاف استدلال کرنا درست نہیں اور جس شخص کے متعلق خدا

کہتا ہے۔ مَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (جب تونے پھینکا تو تُو نے نہیں پھینکا۔ بلکہ خود خدا ہی نے پھینکا) اس کا اپنی بشریت کا علی الاعلان اقرار اس کے درجہ کے بلند ہونے اور اس کے اخلاق کے بے عیب ہونے پر دلالت کرتا ہے کسی عیب یا نقص پر دلالت نہیں کرتا۔"

(سید محمد سعید سلیم مالک دار التجلید اردو بازار لاہور نے نذیر پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا)